جناح الترنم بالقران الكريم ـ معهد الزهراء ـ الجامعة السيفية

<table dir="rtl">
<tr><td>حُزنٌ اَ ذَابَ جَوانِحِي وَفُؤَادِي</td><td>*</td><td>وَاَسَالَ دَمعِي مِثلَ فَيضِ الوَادِي</td></tr>
<tr><td colspan="3">امام حسين ع م نا حزن يه مارا كليجه نے جلاوي ديدوا نے مارا دل نے پگھلاوي ديدو
انے وادِي نا سيلاب ني مثل مارا آنسوں نے جاري كري ديدو.</td></tr>
<tr><td>لَمَّا ذَكَرتُ بَنِي النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ</td><td>*</td><td>وَمُصَابَهُم بِاَكُفِّ آلِ زِيَادِ</td></tr>
<tr><td colspan="3">ماري يه حالة سوں كام چھے كه نبي محمد صلع نا شهزاده ؤا نے يه سگلا ني مصيبة ياد آوي
جائے چھے كه جه آل زياد لع نا هاتھو سي يه سگلا نے پهنچي چھے.</td></tr>
<tr><td>قَتَلُوا الحسَينَ ابنَ الوَصِيِّ وَنَجلَهُ</td><td>*</td><td>سِبطَ النَّبِيِّ الهَاشِمِيِّ الهَادِي</td></tr>
<tr><td colspan="3">(آل زياد) يه وصي نا شهزاده ، هداية نا آپنار النبي الهاشمي صلع نا نواسا حسين ع م نے
انے آپنا فرزندو نے قتل كيدا .</td></tr>
<tr><td>يَا يَومَ عَاشُورا ، لَقَد هَيَّجتَ لِي</td><td>*</td><td>اَسَفًا يُرَدِّدُ لَوعَتِي وَسُهَادِي</td></tr>
<tr><td colspan="3">اے عاشوراء نا دن ! تميں يه مارا پچھتاوا نے اُبھارو چھے ، اهوو پچتاؤ كه جه مارا درد نے
زيادة كرے چھے انے مارا اُجاگرا نے زيادة كرے چھے.</td></tr>
<tr><td>اَبكِي الحسَينَ مجدَّلاً فَوقَ الثَّرٰى</td><td>*</td><td>عَن ظَهرِ نَهدٍ فِي الطِّرَادِ جَوَادِ</td></tr>
<tr><td colspan="3">ميں حسين امام نے روؤں چھوں جه جنگ نا معركة ما بھلاّ گھوڑا ني پيٹھ پر سي
زمين پر پچھڑايا هوا چھے.</td></tr>
<tr><td>اَبكِي عَلَى الرَّأسِ الشَّرِيفِ وَنَقلِهِ</td><td>*</td><td>لِيَزِيدَ مَحمُولاً عَلَى الاَعوَادِ</td></tr>
<tr><td colspan="3">آپ نا شريف رأس پر ، جه نے بھالاؤ ني نوك پر يزيد لع ني طرف لئي جاوا ما آيا –
ته پر ميں بكاء كروں چھوں.</td></tr>
<tr><td>بَكَتِ السَّمَاءُ عَلَيهِ وَالدُّنيَا مَعاً</td><td>*</td><td>وَالجِنُّ فِي الاَهضَابِ وَالاَطوَادِ</td></tr>
<tr><td colspan="3">آپ پر آسمان انے دنيا ساتھے رويا چھے انے جن ، نيچي انے اونچي زمين ما رويا چھے.</td></tr>
</table>

<table dir="rtl">
<tr><td>اَبكِي عَلى العَبَّاسِ اِذ مَنَعُوهُ اَن</td><td>*</td><td>يَسقِي اَخَاهُ وَقَد اَتى بِمَزَادِ</td></tr>
<tr><td colspan="3">میں عباس (علمدار) پر روؤں چھوں، جہ نے دشمنو یہ آپ نا بھائي حسین نے پاني پلاوا سي روکا، وه حالة ما کہ آپ مشکي لئي نے آیا تھا.</td></tr>
<tr><td>وَكَذَاكَ زَينَ العَابِدِينَ مُصَفَّدًا</td><td>*</td><td>نَفسِي الفِدَاءُ لِاَفضَلِ العُبَّادِ</td></tr>
<tr><td colspan="3">انے یہ ج مثل زین العابدین ع م نے بندیوان کیدا، مارو نفس یہ افضل العباد پر فداء چھے.</td></tr>
<tr><td>اِنِّي اعتَصَمتُ بِهِم وَدِنتُ بِحُبِّهِم</td><td>*</td><td>وَذَخَرتُهُ لِلفَوزِ فِي المِيعَادِ</td></tr>
<tr><td colspan="3">میں یہ سگلا سي معتصم چھوں انے یہ سگلا ني محبة ني دینداري کروں چھوں، انے اھنے میں یہ قیامة نا دن ماري فوز واسطے ذخیرة کیدو چھے.</td></tr>
<tr><td>صَلّى عَلَيهِم رَبُّنَا وَعَلَيهِمُ</td><td>*</td><td>اَسنَى السَّلَامِ عَلى الرَّوَاحِ وَغَادِ</td></tr>
<tr><td colspan="3">ھمارا رب یہ سگلا پر صلوات پڑھے انے فجر ما انے سانج ما یہ سگلا نے روشن انے بلند سلام سي خاص کرے.</td></tr>
</table>

بہتے ہوے آنسو میرے بہتے ہی تو جانا
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا

اک قطرہ مگر تجھ میں ہے موجوں کی روانی
مغموم دلوں کا ہے لہو تو نہیں پانی
آنکھوں سے تیرا بہنا ہے دکھ کی یہ زبانی
بہہ بہہ کے سنادے تو وہ کربل کی کہانی

رو رو کے برس کر یوں ہی تو سب کو رلانا
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا

آنسو تیرے بہنے سے ملے خلد کی جنت
اور زہرا کے آنسو کی ملے ہم کو شفاعت
ہر آنسو بنے اپنے لیئے آگ سے جنت
بہنے پہ تیرے برسے ہے اللہ کی رحمت

انمول وہ موتی ہے تو کر اسکا خزانہ
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا

لب سوکھ گئے بڑھتی گئی پیاس کی شدت
پانی نہ دیا اعدا نے کیا کیا ہوی حالت
بچوں کے تڑپنے پہ بھی ائی نہیں رحمت
شبیر کے کنبہ پہ پڑی کیسی یہ آفت

اس آفتِ شبیر کو ہرگز نہ بھلانا
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا

جب شاہ کہ سینے پہ چڑھا تھا وہ ستمگر
سورج کو گہن لگ ہی گیا دیکھ کے منظر
شہ بولے جو خنجر کو پھرایا ہے گلے پر
اے شمر تو اٹھ یہاں نہ چلیگا تیرا خنجر

ہاں ذبح سے پہلے مجھے پانی تو پلانا
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا

ماتم میں تو شبیر کے اک پل بھی نہ تھکنا
اس غم کو تو سینے سے لگائے ہوئے رکھنا
اس غم کے وسیلے سے ستائے کوئی غم نہ
سب کی یہ دعاؤں کو خداوند تو سننا

برہانِ دیں مولی کی عمر کو تو بڑھانا
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا

ہر آن تیرے مولی کی مدحت کو سنانا
ہر آن تیرے مولی کی منت کو گنانا
اس شاہ کی الفت کو تو نس نس میں سمانا
دل ان کا ہی عاشق رہے اور ان کا دیوانا

تسنیم سدا شہ کی ہی خدمت تو بجانا
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا

میری بگڑی بنا دیجئیے — کربلا اب بلا لیجئیے
میرے آقا اے مولی حسین — اپنا روضہ دکھا دیجئیے

آپ کے در پہ شام و سحر — آتے ہیں سینکروں زائریں
غم یہی ہے میرا نام کیوں — خوش نصیبوں میں شامل نہیں
میری قسمت جگا دیجئیے — کربلا اب بلا لیجئیے

ایک اندیشہ[1] فقط ہے یہی — میرے دل میں نشیں یا حسین
کربلا کی زیارت بنا — مر نہ جاؤں کہیں یا حسین
کوئی بشری سنا دیجئیے — کربلا اب بلا لیجئیے

میں عزادار ہوں آپ کا — پوری کیجئیے حاجت میری
نوحہ خوانی میں کرتا رہوں — ہے یہی بس عبادت میری
بندگی کا صلہ دیجئیے — کربلا اب بلا لیجئیے

---

۱ اندیشہ - خوف

میرا سویا ہے مقدر اے حسین اب جگادو
مجھے کربلا بلا لو مجھے کربلا بلا لو

کروں زیارت آپکی میں مجھے ولولہ یہی ہے
اور دیکھوں تیرا رؤضہ میری آنکھ رو رہی ہے
میرے مولی بہرِ زیارت کوئی راستہ نکالو

تیرے نوجواں پسر کا تجھے واسطہ ہے مولی
اور واسطہ ہے اس کا جسے قبر میں سلایا
میری ہر بلا کو مولی میری راہ سے ہٹا لو

جو بھی میری مشکلیں ہیں اُسے آپ سہل کر دو
اور میرا خالی دامن اے علی کے لال بھر دو
یہی میری آرزو ہے مجھے اپنے در بلالو

گل کی رنگت خون حسینی نغمۂ بلبل ہائے حسین

گلشن عالم بزم ماتم کیسے بھلایا جائے حسین

گل نو لال رنگ گویا کہ امام حسین ع م نا خون ني علامت چھے ، بلبل نو نغمه کرؤو گویا که امام حسین ع م ني مصيبة نے ياد کرے چھے ، عالم نو گلستان ماتم ني مجلس چھے توپچھي امام حسین ع م نے کئي طرح بھولائي !

تیر و سناں کے زخموں سے جب گھوڑے پر تیورائے حسین

تڑپي روح علی و زہرا خلد میں کہ کر ہائے حسین

امام حسین ع م نے بھالا انے تیرونا زخم اتنا لاگا کے گھوڑا پر اپنے غش اوي گیو ، یہ دیکھي نے جنة ما مولانا علي بن ابي طالب ص ع انے ماں فاطمة ع م ني روح یا حسین کہي نے تڑپي اوٹھي.

کوئی ارماں اسکے سوا کر سکتے نہیں شیدائے حسین

آباد ہوں اُن کی یاد سے دل اور سر میں رہے سودائے حسین

امام حسین ع م نا شیدائي (عاشقین) دل ما ، اپ ني یاد انے ذهن ما اپ نا غم نا سوی بیسري کوئي تمنی کرتا نتھي ،

دربار میں اُنکے ہوتی ہے مظلوم کی خوب داد رسی

بیکس کی فریاد کو سن کر امداد کو آ جائے حسین

اپ نا دربار ما هر مظلوم ني فریاد سنائي چھے انے اپ لاچار ني فریاد پر اهني مدد پر تشریف لاوے چھے ،

دنیائے دنی سے بے پروہ آلودئے دنیا کیوں کر ہو

سوبار لبھانے آئے تو کیا ہر بار اُسے ٹھکرائے حسین

جه مولى دنيا سي بے پروه هوئي يه دنيا سي مشغول كيم هوئي؟ گرچہ كه دنيا ١٠٠ وقت بهي لبهاوے
مگر آپ اهنے ٹهوكر مارے چهے ،

سہ روز کی پیاس کا غم نہ کیا اور اس کا الم وہ کیا کرتے

بہتا زمزم و کوثر ٹھوکر میں فردوس تھا زیر پائے حسین

جه مولى ني ٹهوكر نا نيچے زمزم انے كوثر هوئي انے قدم تلے جنة هوئي تو بهلا يہ مولى نے تين دن ني
پياس نو غم انے الم كيم هوئي؟

اس عرش نشیں کے رتبہ کو ہم دنیا والے کیا سمجھیں

تھا سینئے زہرا گھوارہ اور دوش محمد جائے حسین

آعرش پر بيٹهنار مولى نا رتبہ نے هم دنيا والاؤ سوں سمجهي سكسو، جہ آقا نو پالنو فاطمة زهراء نو سينه ٿهو
انے رسول الله نو كاندهو بيٹهواني جگہ ٿهي.

قصہ اپنے درد و الم کا کسکو سنائیں ، کون سنے

دل پر گذرے ہیں جو صدمے کیسے زباں پر لائے حسین

امام حسينع م آپنا درد و الم كونے سناوے ، انے كون يہ سننار چهے ،
آپ نا دل پر جہ صدمہ ؤلا گا چهے يہ آپ كئي طرح زبان سي بيان كرے.

کنبہ لٹوانے والے نے آباد نئی دنیا کر لی

یہ لوٹنے والے لوٹ کے بھی کیا لوٹ سکے دنیائے حسین

امام حسینؑ یہ پوتانا کنبة نے لٹاوي نے ایك نوي دنیا آباد کري دیدي ، انے لوٹنار لوگو امام حسینؑ ني سونہ دنیا لوٹي سکا ! (واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون)

یہ سجدہ اور ایسا سجدہ کسکو میسر ہوتا ہے

اللہ اللہ میری جبیں ہے اور نشان پائے حسین

امام حسینؑ نا قدم مبارك نا نقش پر (آپ ني ضریح نا نزدیك) ماري جبین ھوئي ۔ آ مثل نو سجدة کو نے نصیب تھائے ! خدا ھمنے حسین امامؑ ني زیارة جلد از جلد نصیب کرجو .

ننھے ننھے پیارے بچے پیاس سے تڑپا جاتے ہیں

کیا دیکر تسکین دلائے اور کیا کہکر بھلائے حسین

امام حسینؑ نا چھوتا چھوتا فرزندو پیاس نا سبب تلملي رھیا چھے ، امامؑ یہ سگلا نے سونہ چیز سي سکون بخشے ۔ انے کئي طرح بہلاوے ،

روزِ قیامت اِس سے بہتر تحفہ کیا ہو سکتا ہے

اشکِ عزا کے سچے موتی لیکر بڑھیں شیدائے حسین

قیامت نا دن امام حسینؑ نا شیدائي آنسو نا موتي لئي نے آگے بڑھتا ھسے ، بھلا یہ موتي سي بہتر کوئي تحفة ھوئي سکے !

هم خاک نشیں اس کے بدلے کونین ملے تو ٹھکرادیں

اپنے لئے کچھ ہے راشد حاصل ہے جو خاک پائے حسین

هم خاكسارونے حسين امامؑ نا غم نا بدل كونين بھي ملے تو ٹھكراوي دئيے ، همارا واسطے تو امام حسينؑ نا قدم ني خاك يه ج محصول چھے.

(راشد ـ شاعر نو نام چھے جه مغل بادشاه شاهجان نا يهاں عزاء خواني كرتا تھا.)

مولی کی بارگاہ میں گنہگار آئے ہیں
امید وار بر سرِ دربار آئے ہیں

قاسم کا واسطہ ، علی اکبر کا واسطہ
در در کی کھا کے ٹھوکریں لاچار آئے ہیں

ان پیاسے ننھے بچوں کا مولی ہے واسطہ
جن کے لیئے نہر سے علمدار آئے ہیں

کل مشکلوں کو حل کرو مشکل کشا ہو تم
آقا کی زیارت کے طلب گار آئے ہیں

ان منزلوں کا واسطہ اہل حرم کے ساتھ
جن منزلوں سے عابدِ بیمار آئے ہیں

دامن گلِ مراد سے بھرنے کو یا حسین
مجلس میں تیری اب یہ گنہگار آئے ہیں

مجھکو بابا صدا دو اگر ہو سکے
تم جہاں ہو بلا لو اگر ہو سکے

تشنگی سے زباں میں ہے چھالے پڑے
تھوڑا پانی پلا دو اگر ہو سکے

جل رہی ہے زمیں اب تو آغوش میں
آؤ آؤ اٹھالو اگر ہو سکے

میری قسمت میں بابا جو پانی نہیں
میرے گوہر دلا دو اگر ہو سکے

عمو دریا سے واپس کیوں آئے نہیں
مجھکو اتنا بتا دو اگر ہو سکے

تشنگی کا کوئی ان سے شکوی نہیں
بھیج دو اب چچا کو اگر ہو سکے

سونا گھر ہو گیا دل بھی لگتا نہیں
میرے اکبر کو لادو اگر ہو سکے

اتنا کہ دوں ترستی ہوں دیدار کو
آ کے صورت دکھادو اگر ہو سکے

کس طرح دفن بھائی ہے اصغر میرا
وہ جگہ ہی بتادو اگر ہو سکے

کھاتے ہیں شاہ والا ٹھوکر قدم قدم پر
گرتے ہیں لے کے لاش اکبر قدم قدم پر

ماں رو رہی ہے شاید خیمے میں ہے تلاطم
مڑ مڑ کے دیکھتے ہیں اکبر قدم قدم پر

سینے پہ کس کے شب کو سوئیگی اب سکینہ
رہ رہ کے سونچتے ہیں سرور قدم قدم پر

گرتے ہیں لڑکھرا کے امت کو یاد کر کے
عابد سنھبالتے ہیں لنگر قدم قدم پر

گھٹتا ہے دم رسن سے عمو مدد کو آؤ
کہتی ہے رو کے شہ کی دختر قدم قدم پر

---

[1] تلاطم - طوفان

زینب سے شاہ دیں کی ہے آخری وصیت
کرنا ہے صبر تم کو خواھر قدم قدم پر

ہر سمت قتل و غارت تیر و سناں کی بارش
دیکھا ہے کربلا نے محشر قدم قدم پر

---

[1] **قتل و غارت** - قتل کروؤ، لوٹوؤ

کہا رو روکے زینب نے الٰہی صبح کیا ہوگا
چلیگا کس پہ خنجر کسکا سر تن سے جدا ہوگا

محمد نے کلیجے پر سلاکے جس کو پالا تھا
تن بے سر کل اسکا خاک اور خوں میں بھرا ہوگا

حسین ابن علی کے گھر میں کل شادی رچی ہوگی
دلہن رؤئیگی دؤلہا رن میں ریتی پر پڑا ہوگا

لب دریا پہ جاکر بھی نہ ایک قطرہ پیئے پانی
بھلا عباس سا کوئی برادر باوفا ہوگا

مجاہد ننھے ننھے کل فدا ہونگے شہ دیں پر
پسر زینب کا بھی ، کوئی حسن کا دلربا ہوگا

چڑھیگا کل تو سر کٹ کے ارے نوک سنا اوپر
تن اطہر شہ دیں کا تو ریتی پر پڑا ہوگا

پلٹکر دیکھےگی ہرایک قدم پر لاش بھائی کی
سلامی کیا کہوں کیا حال بنت مرتضی ہوگا

بھلا کیا ذکر آلام و مصائب کا کروں اس دم
بس اتنا مختصر کہ دوں کے کل محشر بپا ہوگا

بقا ہو طول یارب مولی برہان الہدی شہ کی
ہرایک مؤمن کے دل کا بس یہی ایک مدعا ہوگا